زکوٰۃ

ضرورت - حکمت - فضیلت - حقیقت

اور بہت سے مسائل سوال وجواب کی صورت میں

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر، نزد آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد۔ ۲۸

صاجزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن صاحب محمود زاد علمہٗ

زکوٰۃ

ضرورت۔ حکمت۔ فضیلت۔ حقیقت

اور بہت سے مسائل سوال و جواب کی صورت میں

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر، نزد آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد۔ ۲۸

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن صاحب محمود زاد علمہ

تفصیلات کتاب

نام کتاب	زکوٰۃ - ضرورت - حکمت - فضیلت - حقیقت اور بہت سے مسائل سوال و جواب کی صورت میں
مؤلف	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
صفحات	۴۰
تعداد اشاعت	ایک ہزار
سنہ اشاعت	۲۰۰۵ء م ۱۴۲۶ھ
کتابت و سرورق	شکیل کمپوزنگ سنٹر روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۳۶ فون: 9391110835, 24513095
طباعت	عائش آفسیٹ پرنٹرس روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۳۶ فون: 9391110835, 24513095
قیمت	-/15 روپے

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن صاحب محمود زاد علمہ

فہرست مضامین

عناوین	صفحہ
❖ عرض مرتب	۴
❖ زکوٰۃ کے معنی، فرق	۵
❖ فرضیتِ زکوٰۃ	۷
❖ نصابِ زکوٰۃ	۱۱
❖ صاحبِ نصاب کا شرعی مفہوم	۱۴
❖ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ	۱۵
❖ قرآن شریف میں مصارفِ زکوٰۃ کی تفصیل	۱۷
❖ تجارتی سامان پر وجوب زکوٰۃ	۲۰
❖ زکوٰۃ کن کو دینا جائز ہے؟	۲۰
❖ زکوٰۃ کا استعمال کن پر	۲۱
❖ رجسٹری کے ذریعہ ترسیل زکوٰۃ	۲۵
❖ زکوٰۃ کی رقم سے تعمیر	۲۶
❖ کمپنی کے شیئرز پر زکوٰۃ	۲۷
❖ رشوت کے مال پر زکوٰۃ	۲۹
❖ زمین اور پلاٹ پر زکوٰۃ	۳۰

عناوین	صفحہ
❖ پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ	۳۱
❖ غیر مستحق کو زکوٰۃ	۳۲
❖ زکوٰۃ جمع کر کے قرض دینا	۳۲
❖ زکوٰۃ کی تملیک	۳۲
❖ بکری، بھیڑ، گائے اور اونٹ پر زکوٰۃ	۳۳
❖ پیداوار پر عشر	۳۳
❖ عشر کا مطلب	۳۴
❖ عشر کس کس پر واجب ہے	۳۴
❖ عشر کی دوسری تقسیم	۳۵
❖ بارش/سینچائی پر عشر	۳۵
❖ پہاڑ یا جنگل میں شہد نکلے	۳۶
❖ اگر کھیت رہن ہو	۳۶
❖ اگر کھیت ٹھیکے پر ہو	۳۶
❖ اگر کھیت بٹائی پر ہو	۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

علمی و تحقیقی اعتبار سے یہ کوئی بڑی کتاب نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کی رو سے زکوٰۃ کے بارے میں عام طور پر پیش آنے والے چند مسائل عوام الناس کی سہولت کے لئے جمع کردیئے گئے ہیں۔ گزشتہ اور پیوستہ سال رمضان المبارک کے موقع پر دو ہفتے ایسے گزرے جن کے خطبات میں زکوٰۃ کی حقیقت، فضیلت اور اس کے احکام و مسائل سادہ پیرائے میں ذکر کردیئے گئے ہیں۔ وہی تفصیلات اس چھوٹی سی کتاب میں پائیں گے۔ جمع و ترتیب میں جن کتابوں کو پیش نظر رکھا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) فتاویٰ رحیمیہ (۲) فتاویٰ عالمگیری (۳) اسلامی فقہ (۴) بہشتی زیور (۵) احیاء العلوم (۶) بخاری (۷) مسلم (۸) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (۹) الترغیب والترہیب وغیرہ، اور پھر زکوٰۃ کی تعلیم میں جن تفصیلات کی ضرورت ہوتی ہے اس کو سوال و جواب کی صورت میں لے لیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے چھوٹے بڑے سبھوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہوسکتی ہے۔ تشنہ، تفصیل طلب یا باریک مسائل کے لئے دینی اداروں اور ان کے مفتیان کرام سے رجوع کرکے معلومات حاصل کرلیں۔ ہم نہ اس کے اہل ہیں نہ یہاں اس کی گنجائش! بس اللہ رب العزت ہم کو صحیح استفادہ کی توفیق دے۔ آمین

شاہ محمد کمال الرحمٰن غفرلہٗ

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:- زکوٰۃ کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب:- زکوٰۃ کے معنی پاک ہونے اور بڑھنے کے ہیں۔

سوال:- زکوٰۃ کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

جواب:- خدا کو راضی کرنے کے لئے اس کے حکم کے مطابق مال کا ایک متعین حصہ کسی مستحق مسلمان کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

سوال:- زکوٰۃ کو زکوٰۃ کیوں کہتے ہیں؟

جواب:- (۱) چونکہ زکوٰۃ کو نکالنے سے مسلمان کا بقیہ مال پاک شمار ہوتا ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں (۲) اور اس وجہ سے بھی کہ اس کے ادا کرنے سے مال اور نیکی اور جزا بڑھتی ہے اس لئے زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

سوال:- زکوۃ اور دیگر ارکان اسلام میں خصوصی فرق کیا ہے؟

جواب:- (۱) نماز اور روزہ تو سب پر فرض ہے چاہے غریب ہو یا امیر۔ مگر زکوٰۃ صرف صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ (۲) نماز، روزہ جسمانی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے (۳) نماز روزہ صرف اللہ کا حق ہے اور زکوٰۃ اللہ اور بندوں دونوں کا حق ہے۔

سوال:- یہ بتلایئے کہ زکوٰۃ کا حکم صرف ہماری ہی شریعت میں ہے یا پہلے پیغمبروں اور شریعتوں پر بھی یہ احکام اترے۔

جواب:- قرآن مجید میں سورۂ انبیاء میں انبیاء سابقین کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے ارشاد فرمایا: اَوْحَیْنَا اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ

الــزَّكٰـوةِ (انبیاء) اور ہم نے ان کو حکم بھیجا نیکیوں کے کرنیکا بالخصوص نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور سورہ مریم میں بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے: وَكَـانَ يَـاْمُـرُ اَهْلَهٗ بَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ یعنی اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

سوال:- زکوٰۃ دینے سے کیا فائدے ہیں؟

جواب:- یوں تو زکوٰۃ ادا کرتے رہنے سے دنیوی و اخروی بہت سے فائدے ہیں۔ ان تمام کا تو ہم تذکرہ نہیں کر سکتے البتہ چند اہم فائدے ذکر کرتے ہیں۔ (۱) دولت چند لوگوں میں محصور نہ رہے (۲) سماجی اور معاشی مسائل حل ہوں (۳) بے سہارا بندوں کی مدد ہو (۴) مال پاک ہو (۵) مال کی محبت کم ہو (۶) غریب لوگ سودی لعنتوں سے بچ سکیں (۷) حقوق ادا ہوں (۸) اخلاق حمیدہ پیدا ہوں (۹) خدا کے پاس اجر ملے (۱۰) جہنم کے عذاب سے بچیں۔

سوال:- زکوٰۃ کب فرض ہوئی اور اسلام میں اس کا حکم اور مقام کیا ہے؟

جواب:- زکوٰۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے۔ سن ۲ ھجری میں فرض ہوئی۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن میں نماز کے ساتھ ساتھ ۳۲ مقامات پر آیا ہے۔ اس سے ہٹ کر بھی بہت سی جگہوں پر زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور اگر کوئی شخص فرضیت کا قائل ہے اور باوجود مالدار ہونے کے زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ شخص فاسق ہے۔

سوال:- زکوٰۃ کے سلسلہ میں ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد کوئی خصوصی فرق و امتیاز اور خاص ترتیب ہو تو بیان فرمائیے؟

جواب:- صدقہ اور زکوٰۃ کی فرضیت صحیح یہ ہے کہ اوائل اسلام ہی میں مکہ میں نازل ہوگئی تھی جیسا کہ سورۂ مزمل کی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ ابتداء وحی کے زمانہ کی سورتوں میں سے ہے البتہ روایات سے یہ اندازہ ملتا ہے کہ ابتداء اسلام میں زکوٰۃ کے لئے خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی بلکہ جو کچھ ایک مسلمان کی اپنی ضرورتوں سے بچ رہتا وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا تھا۔ نصابوں کا تعین، اور مقدار زکوٰۃ کا بیان ہجرت کے بعد مدینہ میں ہوا۔ پھر وصولی زکوٰۃ کا نظام محکمانہ انداز کا فتح مکہ کے بعد عمل میں آیا۔

سوال:- کیا یہ صحیح ہے کہ احادیث میں زکوٰۃ کو مال کا میل قرار دیا گیا ہے؟

جواب:- مشکوۃ کی حدیث میں ہے **انما هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس** یعنی بلاشبہ یہ زکوٰۃ کا مال لوگوں کے مال کے میل کے سوا کچھ نہیں۔

سوال:- کیا زکوٰۃ دے دینے سے بقیہ مال پاک ہوجانے کا ذکر ہے۔

جواب:- یہی قرآن میں ہے **خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا** یعنی آپ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لے کر ان کے مالوں کو پاک کردیجئے اور انھیں زکوٰۃ کے ذریعہ پاک باطن کردیجئے۔

سوال:- اگر زکوٰۃ نہ نکالی گئی اور وہ مال دیگر اموال کے ساتھ خلط ملط رہے تو کیا نقصان ہے؟

جواب:- مشکوۃ کی حدیث میں ہے **ماخالطت الزكوة مالا الا اهلكته** یعنی زکوۃ کا مال جس مال میں بھی شامل ہوگا اس کو ہلاک کرکے چھوڑیگا۔

سوال:- کیا زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر دنیا میں بھی عذاب آتا ہے؟

جواب:- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اپنے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ضرور آسمان سے بارش روک دی جائے گی حتیٰ کہ اگر چوپائے نہ ہوں تو ایک قطرہ نہ برسے۔

سوال:- ایسی کوئی آیت اور اس کا مفہوم بتلایئے جس کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ مالدار اور صاحبِ نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ دینا عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔

جواب:- سورہ آل عمرٰن میں ارشاد باری ہے سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

سوال:- کیا کسی اور واضح آیت سے خصوصی طور پر یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ مال کا بہ وقت ضرورت اور بر محل خرچ نہ کرنا اور زکوٰۃ وغیرہ نہ نکالنا اللہ کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے؟

جواب:- سورۂ توبہ میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو۔

ایک دن اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائیگی اور پھر اسی سے لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من اتاہُ اللّٰہ مالا فلم یود زکوتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھمزنیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے دولت عطاء فرمائی پھر اس نے اس مال کی زکوٰۃ نہیں دی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے سانپ کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں گے اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے پھر وہ سانپ اس شخص کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کاٹے گا اور کہے گا میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

سوال :- اس حدیث کو بتلایئے جس میں زکوۃ دینے والے کے لئے فرشتے دعا دیتے ہیں اور زکوٰۃ نہ دینے والے کے لئے فرشتے تباہی کی بددعا کرتے ہیں۔

جواب :- مامن یوم یصبح العباد فیہ الامکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعطہ منفقا خلفا و یقول الاخر اللھم اعطہ ممسکا تلفا یعنی نہیں کوئی دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے اترتے ہیں ان میں کا ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو برباد کرے۔

سوال:-ایسی کوئی روایت ارشاد ہو جس میں سخی کی جزا اور بخیل کی سزا بتلائی گئی ہو؟

جواب:-السخی قریب من اللّٰہ قریب من الجنة قریب من الناس بعید من النار البخیل بعید من اللّٰہ بعید من الجنة بعید من الناس قریب من النار یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا سخی اللہ سے، جنت سے، لوگوں سے قریب اور جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے، جنت سے، لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔

سوال:- حدیث کی مشہور کتابوں میں حقوق العباد پر روشنی ڈالنے والی طویل حدیث قدسی مع مفہوم بتلائیے؟

جواب:- یوں تو بے شمار احادیث کی کتابوں میں بہت سی حدیثوں کے ذریعہ مختلف روایتیں آپ نے پڑھی، سنی اور دیکھی ہوں گی لیکن یہاں عبد و رب کے درمیان تعلق کو واضح کرنے والی اور ساتھ ہی ساتھ حقوق العباد پر روشنی ڈالنے والی روایت سنئے۔

فرمایا گیا۔یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یارب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده ؟ اما علمت انک لو عدته لو جدتنی عنده . یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال اما علمت انه استطعمک عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انک لواطعمته لوجدت ذالک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال کیف اسقیک وانت رب العلمین ؟ قال

استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما علمت انک لو سقیته لو جدت ذالک عندی

مفہوم :- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے کہیں گے اے آدم کے بیٹے ! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہیں کی ؟ بندہ عرض کرے گا بھلا میں کیسے بیمار پرسی کرتا آپ تو رب العلمین ہیں، آپ کیونکر بیمار ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اسکی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کیلئے جاتا تو مجھے اسکے پاس پاتا !

اے آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا میں کیسے آپ کو کھلاتا آپ تو رب العلمین ہیں آپ کیونکر بھوکے ہو سکتے ہیں آپ کی ذات بھوک سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے نہیں کھلایا اور اگر اسے کھلاتا تو اسے میرے پاس پاتا۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ عرض کرے گا بھلا میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العلمین ہیں آپ کو کیسے پیاس لگ سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو اسے میرے پاس پاتا۔ اس عظیم اور خصوصی ارشاد حق سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی کتنی اہمیت ہے۔

سوال :- مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے جن کے پاس زیور، تجارتی مال یا نقدی اتنی رہتی ہے جن سے ساڑھے باون تولے

چاندی آجاتی ہے اور نصاب پورا ہوجاتا ہے تو اسلامی سال گذرنے پر اس مالیت کا چالیسواں حصہ دینا لازم ہوجاتا ہے لیکن عموماً ایسے لوگ زکوٰۃ یا مالی قربانی نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح دے دینے سے ان کا مال کم ہوجاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب :-نہیں زکوٰۃ صدقات اور مالی قربانی دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے حضورﷺ نے فرمایا خیرات دینا مال کو کم نہیں کرتا بلکہ مال بڑھا دیتا ہے چاہے آمدنی بڑھے یا برکت بڑھے یا ثواب بڑھے۔

سوال :-بعض مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ کے علاوہ مال میں پھر کسی قسم کا کوئی حق نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب :-نہیں یہ خیال صحیح نہیں۔ حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا بیشک مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی کچھ حقوق ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی حقوق ہیں مثلاً پانی، نمک، آگ، قرض اور دیگر گھریلو عام برتنے کی چیزیں وغیرہ۔

سوال :- اللہ تعالیٰ نے کسی کو امیر بنایا اور کسی کو غریب! امیر جس طرح بہت سے کام کرلیتا ہے غریب نہیں کرسکتا۔ کیا غریب کے لئے بھلائی، خیرخواہی اور صدقات کی کوئی آسان شکل ہے؟

جواب:-**قال النبیؐ علی کل مسلم صدقة فقالو یا نبی اللّٰہ فمن لم یجد فقال یعمل بیده فینفع نفسه ویصدق . قالو فان لم یجد قال یعین ذالحاجة الملهوف . قالوا فان لم یجد قال فالیعمل بالمعروف والیمسک عن الشر فانها له صدقة .**

جواب:- ہاں! حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے ذمے کچھ نہ کچھ صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے کہا اگر کسی کے پاس مال نہ ہو تو؟ فرمایا اپنی محنت سے کمائے اور پھر اپنے کام میں بھی لائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا اگر کما نہ سکے اور معذوری ہو تو؟ فرمایا ایسی صورت میں کسی پریشان حال آدمی کی پریشانی دور کرنے میں تعاون عمل کرے۔ یہ بھی صدقہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ فرمایا کسی کو کوئی برائی یا تکلیف نہ پہنچائے کہ یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

سوال:- آدمی زکوٰۃ یا صدقات دینے سے گریز کیوں کرتا ہے اور دور کیوں ہوتا ہے؟

جواب:- ایسے حالات جو پیش آتے ہیں وہ دنیا کی اور مال کی محبت کے سبب ہوتا ہے۔ چونکہ دنیا اور اس کی محبت مہلک ہے اور بدترین مرض بھی دل کو اس سے اسی طرح کا نقصان ہوتا ہے جس طرح جسم کو یرقان وغیرہ سے نقصان ہوتا ہے۔ مال کی محبت کا مریض آخرت کے کاموں میں پست بہت ہو جاتا ہے اور چھوٹی چھوٹی عبادتیں بھی اس کو پہاڑ معلوم ہوتی ہیں اور یہ مرض نفس پروری اور جھوٹی لذتوں کے پیچھے پڑنے سے ہوتا ہے۔ آخرت سے غافل ہونے کی وجہ سے اس مرض کو تقویت پہنچتی رہتی ہے۔ آخر کار وہ تباہ ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ موت کو یاد کریں اور دنیا کی بے ثباتی پر غور کریں اس سے حبِ دنیا کا مرض جاتا رہے گا۔

سوال:- دنیا اور مال کی محبت دور کرنیکا کوئی اصول اور سادہ طریقہ بتا دیں تو بڑا احسان ہوگا؟

جواب:- اس کے طریقوں میں سب سے عمدہ اور سادہ طریقہ یہ ہے کہ یہ بات

اچھی طرح ذہن میں بٹھائیں یا بٹھانے کی کوشش کریں کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے اس کے حقیقی مالک اللہ ہیں۔ اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی امانت ہے اس کی آمد وخرچ کے ہم اصلاً مختار نہیں بلکہ امانتدار ہیں جہاں سے لینے کا حکم ہو وہاں سے لیں اور جہاں خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں خرچ کردیں اس سے مال کی حرص بھی گھٹ جاتی ہے اور اس کی محبت سے دل بھی پاک ہو جاتا ہے اور ایسا شخص لوگوں کے بھی کام آتا ہے اور اس شخص کی قربانیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور جنت عطا فرماتے ہیں۔

یہ قول کسی بزرگ کا سچا ہے
چھوٹے نہ اگر ڈالی سے تو پھل کچا ہے
چھوڑی نہیں جس نے حُبِ دنیا
گو ریش سفید ہو مگر وہ بچا ہے
درحقیقت مالکِ اصلی خدا است
ایں امانت چند روزہ نزد ماست

یعنی ہر چیز کے مالک اصلی اللہ تعالیٰ ہیں اور ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ان کی امانت ہے تو اس چیز کو انھیں کے حکم پر استعمال کرنا ضروری ہے۔

سوال :- نصاب اور صاحب نصاب کا مفہوم شرعی کیا ہے؟

جواب :- سونا، چاندی، مال، روپیہ، پیسہ، سامان، اسباب اور چیزوں کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کو شریعت میں نصاب کہتے ہیں۔ اور جس کے پاس یہ مقدار ہوتی ہے اسے صاحب نصاب کہا جاتا ہے ایسے صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

سوال:- سونے، چاندی کی زکوٰۃ میں کتنی باتیں ضروری ہیں؟

جواب:- زکوٰۃ میں دو باتیں بہت ہی اہم اور ضروری ہیں۔ ایک یہ ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ ہو جسے حوائج اصلیہ سے زیادہ ہونا کہتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان چیزوں کو اس کے پاس آئے ہوئے ایک سال ہو چکا ہو۔ اس دوسری بات کو حولان حول کہتے ہیں۔

سوال:-ضروریات کتنے ہیں ان کے عنوان پر ضروری غیر ضروری کا فرق بتلائیے؟

جواب:-ضروریات دو طرح کی ہیں۔ (۱) ایک بنیادی ضرورتیں جیسے گھریلو سامان، سواری، جانور، سیکل، موٹر، موٹر سیون مشین، خوردنی اشیاء، گھریلو سامان اور کھانا، کپڑا، مکان، علاج، پیشہ ور کے اوزار وغیرہ (۲) دوسری چیزیں جو غیر ضروری اور غیر اہم یا کم اہم ہیں جیسے شادی بیاہ، ختنہ، عقیقہ کے رسوم، عیش و آرام کی شکلیں، تقاریب میں دھوم دھام کے لئے رکھا ہوا پیسہ وغیرہ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:-سونے اور چاندی اور زیور پر زکوٰۃ کیوں؟

جواب:-سونا، چاندی، زیور وہ رائج الوقت سکہ ہے جو تجارت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ زیور لوگ اپنی خوشی سے بنا لیتے ہیں شریعت اس کی ذمہ دار نہیں جب چاہو بدل کر تجارت کر سکتے ہو اور جس سے وہ خود اپنی زکوٰۃ کا متحمل ہو سکتا ہے اور شریعت نے زکوٰۃ فرض کر کے انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ سرمایہ کو بیکار نہ پڑا رہنے دے۔ (۳) تجارتوں میں لگائیں اور خود بھی فائدہ اٹھائے اور معاشرے کو بھی فائدہ پہنچائے۔

سوال:-سونے اور چاندی کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟

جواب:- یہ دونوں قیمتی اشیاء ہیں اور قدرت نے انھیں انسانوں کے لئے مفید

بنایا اور انسانیت کے ابتدائی دور ہی سے انسانی معاشرے میں یہ دونوں چیزیں زر نقد اور قیمتی اشیاء کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں اسی لئے شریعت نے ان دونوں معدنی اشیاء کو افزائش پذیر دولت، مال نامی اور بڑھنے والا مال قرار دیا ہے اور ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔

سوال:-سونے چاندی کے نصاب میں اسقدر تفاوت کیوں ہے؟ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کو ساڑھے سات تولہ سونے سے کیا نسبت ہے؟

جواب:-آنخضرت ﷺ کے زمانے میں اور آپ کے بعد بھی ایک زمانے تک چاندی اور سونے کی قیمت میں اس قدر فرق تھا جس قدر ان کے نصاب میں فرق ہے۔ اس زمانے میں ایک دینار سونے کا دس درہم چاندی کی قیمت کے برابر تھا اس حساب سے سونا دس روپئے تولہ تھا۔

سوال:-چاندی کے نصاب کو معیار بنانے کی وجہ کیا ہے؟ شرط نصاب جو بتلایا جاتا ہے کہ ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی یا ان کی مالیت۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ایک شخص کے پاس نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ پانچ ہزار روپئے نقد ہیں اسے کس نصاب پر عمل کرنا چاہئے سونے پر یا چاندی پر؟

جواب:-(۱) آنخضرت ﷺ نے جس مال کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے اس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس میں ردوبدل کی گنجائش نہیں جیسے کہ نماز کی رکعتوں میں ردوبدل کی گنجائش نہیں۔

(۲) حضور ﷺ نے سونے اور چاندی کا جو نصاب بتلایا ہے وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اب چاہے سونے چاندی کی قیمتوں کے درمیان وہ تناسب آپ کے

زمانے میں تھا قائم رہے یا نہ رہے سونے چاندی کے نصابوں میں تبدیلی کرنیکا ہمیں کوئی حق نہیں جیسے رکعتوں میں کمی زیادتی کا ہمیں حق نہیں۔

(۳) جس کے پاس نقدی یا تجارتی مال ہو تو اب ان دونوں میں سے کسی ایک نصاب کو معیار بنانا ہو گا رہا یہ کہ چاندی کو معیار نصاب بنایا جائے یا سونے کا۔ تو ان دونوں میں سے جس کے ساتھ بھی نصاب پورا ہو جائے معیار بنایا جائے گا۔ جیسے نقد مذکور پانچ ہزار روپے کا معیار چاندی کے نصاب کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے لہذا چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے گا۔

سوال:- سونے یا چاندی کی مقدار میں یا اوزان میں اختلاف رائے ہو تو کیا کریں؟

جواب:- اس نصاب کو دیکھا جائے گا جس میں فقراء اور غریبوں کا فائدہ زیادہ ہے۔

سوال:- اگر پتہ نہ چلے کہ کب صاحب نصاب ہوا ہے تو کیا کرے؟

جواب:- ظن غالب سے یا سوچ بچار کر کے احتیاطاً کچھ زیادہ مدت ہی کو پیش نظر رکھ کر مقرر کر لے اور زکٰوۃ ادا کرے۔

سوال:- مصارف زکٰوۃ کی تفصیل کیا قرآن شریف میں آئی ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے: وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنَ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ فرض صدقات یعنی عشر زکٰوۃ غریبوں اور محتاجوں کا اور زکٰوۃ عشر وصول کرنے والوں کا اور جن کی دلجوئی کرنی مقصود ہو ان کا حق ہے اور انھیں گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کا بار ہلکا کرنے میں اور خدا کے راستہ میں اور مسافروں کے اوپر خرچ کرنا چاہیئے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے فرض ہوا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

سوال:- کیا قرآن وحدیث میں مستحقین زکوٰۃ اور مصارف کی تفصیل آئی ہے؟

جواب:- قرآن میں ۸ قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ کا مصرف بتلایا ہے تحت قرآن وسنت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے۔

(۱) فقیر:- اس سے مراد وہ شخص ہے جو بالکل خالی ہاتھ نہ ہو لیکن بال بچوں کی ضروریات بھی پوری نہ ہوسکیں۔ اس میں محنت کرنے والے وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنی روزی پیدا کرسکتے ہیں لیکن دینی خدمت کی مصروفیت کی وجہ سے موقع نہ ملتا ہو۔ جیسے داعی، مبلغین، معلّمین، متعلقین وغیرہ۔

(۲) مسکین:- جن کے پاس پرورش کا کوئی سامان نہیں اور چولہے ہانڈی کی حرکت بھی نظر نہیں آتی۔ یا کمانے کی صلاحیت نہیں یا کثیر العیال ہونے کی وجہ سے ضرورتیں پوری نہ ہوں ان میں معذورین بھی داخل ہیں۔

(۱) لنگڑے (۲) لولے (۳) اپاہج (۴) مفلوج (۵) کوڑھی (۶) اندھے (۷) بیمار (۸) بے سہارا (۹) یتیم (۱۰) بیوائیں وغیرہ۔

(۳) عاملین:- زکوٰۃ کی وصولی یا نگرانی یا حساب کتاب کے لئے مقرر کئے گئے لوگ ان کی تنخواہیں بھی زکوٰۃ کے مد سے دی جاسکتی ہیں۔

(۴) اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُم:- اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے، یا اسلام پر قائم رہنے کیلئے بمدِ زکوٰۃ امداد دی جاسکتی ہے۔

(۵) فِی الرِّقَابِ:- یہ لفظ رقبۃ سے ہے اس کے معنیٰ گردن کے آتے ہیں یہاں اس سے مراد جنگ میں گرفتار شدہ قیدی ہے یا غلام یا قرض میں پھنسے ہوؤں کو بمدِ زکوٰۃ امداد دینا چاہئے۔

(٦) **غَارِمِینَ** :- غارم کی جمع ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر قرض کا یا کسی کی ضمانت کا بوجھ ہو۔ اس سے مراد قرض اور ضمانت کی وہ صورتیں جو اچھے کام کے لئے لی گئی ہوں یا واقعی ضرورت کے تحت لی گئی ہوں یعنی ناگہانی حادثوں یا پرورش وغیرہ کے ضمن میں لی گئی ہو نہ کہ کسی برے کام یا عیش و آرام یا فضول خرچی یا غیر ضروری امور میں لی گئی ہو۔

ضمانت سے مراد کسی جھگڑے کو چکانے یا مقروض کو قرض خواہ کی تذلیل سے بچانے قرض کی ذمہ داری لے لی لیکن ادا نہ کرسکا تو اس کی ضمانت کی رقم بمدِ زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

(٧) **فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ** :- اسلام کے غلبہ کے لئے تیاری کرنے والے یا دشمنوں سے لڑنے والے یا جن کا شمار راہِ خدا میں ہوتا ہے جیسے دینی کام میں لگے ہوئے محصور ضرورتمند کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

(٨) **اِبْنَ السَّبِیْل** :- اس کے معنی راستہ کا بیٹا ہے اور اس سے مراد مسافر ہے۔ حالت مسافرت میں جو شدید ضرورت پیش آجائے، اس کی بناء بمدِ زکوٰۃ رقم دی جاسکتی ہے۔

سوال:- سادہ لفظوں میں بتلایئے کہ کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:- (١) چاندی پر (٢) سونے پر (٣) یا ان کے زیور پر (٤) یا انکے برتن پر (٥) سونے چاندی کے تار سے بنے ہوئے اور کام کئے ہوئے کپڑوں پر (٦) ریزگاری پر (٧) نوٹ پر (٨) بانڈ پر (٩) درھم پر (١٠) ریال پر (١١) دینار پر (١٢) پاؤنڈ پر (١٣) ڈالر پر (١٤) سکّوں پر (١٥) نقد روپیوں پر (١٦) زمین کی پیداوار پر (١٧) تجارتی مویشیوں پر (١٨) اور ہر قسم کے مال تجارت پر۔ ان تمام مذکورہ چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- اگر کسی کے پاس تجارتی و صنعتی سامان ہوتو کیا زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ اس کی کوئی مثال دیجئے؟

جواب:- (۱۰) کپڑے (۲) کتابیں (۳) کاغذ (۴) غلّہ (۵) لکڑی (۶) لوہا (۷) تانبا (۸) پیتل (۹) المونیم (۱۰) پلاسٹک (۱۱) یا کسی کارخانہ میں تیار ہونے والا سامان مثلاً (۱۲) موٹر سائیکل (۱۳) کار (۱۴) ہوائی جہاز وغیرہ۔ ان تمام تجارتی سامانوں اور ان کے پرزوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

جواب:- (۱) صاحبِ نصاب (۲) سادات (۳) ماں (۴) باپ، دادا، دادی، (۵) نانا، نانی (۹) پَر دادا (۱۰) پَر دادی (۱۱) پَر نانا (۱۲) پَر نانی (۱۳) بیٹا (۱۴) بیٹی (۱۵) پوترا (۱۶) پوتری (۱۷) نواسہ (۱۸) نواسی (۱۹) پڑپوترا (۲۰) پڑپوتری (۲۱) پڑنواسہ (۲۲) پڑنواسی (۲۳) اسی طرح بیوی اپنے شوہر کو یا شوہر اپنی بیوی کو۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال:- کیا مسجد کی تعمیر میں یا مُردے کے کفن اور قرض کی ادائی میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب:- نہیں! کیونکہ وہاں شخص کو مالک بنانا نہیں پایا جاتا۔

سوال:- کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اسکی صراحت کردیں تو مہربانی ہوگی؟

جواب:- (۱) بھائی (۲) بھتیجے (۳) بھتیجیاں (۴) بہن (۵) بہنوئی (۶) بھانجے (۷) بھانجیاں (۸) چچا، چچی (۹) خالہ (۱۰) خالو (۱۱) پھوپھی (۱۲) پھوپا (۱۳) ماموں (۱۴) ممانی (۱۵) ساس (۱۶) خسر (۱۷) سالے (۱۸) داماد (۱۹) سوتیلی ماں (۲۰) سوتیلا باپ وغیرہ

(۲۱) طالب علم (۲۲) دین کے معلمین (۲۳) دینی شعبوں کے خدمت گذار، ضرورت مند وغیرہ ان سب کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

(انتہائی غریب لوگوں میں پیش آنے والی چند صورتیں)

سوال:-ضرورت سے زیادہ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب:-ضروریات دو طرح کی ہوتی ہیں ایک بنیادی ضرورتیں جیسے کھانا، کپڑا، مکان، علاج، پیشہ ور کے اوزار وغیرہ۔

☆۱-کسی کے پاس دو ہزار روپئے ایک سال سے رکھے ہوئے ہیں لیکن اس کا مکان بارش میں گر گیا اور اس کو سخت تکلیف ہے اور اس کی مرمت میں سب پیسے خرچ ہو جائیں گے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆۲-مکان بہت تنگ ہے اور لڑکی، بہو وغیرہ بہت سے افراد وہاں ہیں اور ان کو سونے، اُٹھنے، بیٹھنے کی تکلیف ہو رہی ہے اس لئے اس کو مکان بڑھانے کی ضرورت ہے اور مکان بنانے میں یہ روپئے خرچ ہو جائیں گے تو ایسے روپئے پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆۳-اس طرح کوئی مہلک بیماری میں مبتلا ہے اور اس کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن وہ ان روپیوں کو اپنے علاج میں خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆۴-کسی کے پاس دو ہزار روپئے ہیں مگر اس کی تنخواہ کم ہے اور ہر مہینے اس میں سے دس بیس روپئے کھانے کپڑے میں خرچ کرتا رہتا ہے اور سال کے آخر میں اس کے پاس اتنا نہیں رہ جاتا جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کسی مسلمان بڑھئی کے پاس دس بیس روپئے

ہیں مگر اس کو اپنے پیشہ کے لئے اتنے ہی کا یا اس سے کچھ کم کا اوزار خریدنا ہے تو اس روپئے پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆۵- یہ انتہائی غریب لوگوں کے پاس پیش آنے والی صورتِ حال کی چند مثالیں تھیں۔ یہ ان لوگوں کی بات نہیں جو کوٹھیوں، حویلیوں، مخملی پردوں، غالیچوں، بہترین فرشوں اور عمارتوں اور محلات میں زندگی گزارتے ہیں۔

☆- دوسری چیزیں غیر ضروری ہوتی ہیں یا غیر اہم ہوتی ہیں یا کم اہم ہوتی ہیں جیسے شادی بیاہ، ختنہ، عقیقہ، عیش و آرام کی شکلیں، اور تقاریب میں دھوم دھام کے لئے روپیہ پیسہ رکھا ہے تو اس پر زکوٰۃ بالکل واجب ہوگی۔

اگر کوئی حج کرنے کیلئے روپیہ جمع کر رکھا ہے تو اس صورت میں بھی ان روپیوں کی زکوٰۃ ادا کرنی واجب ہے۔

سوال :- اگر کوئی شخص کسی مستحق زکوٰۃ کو کسی مصلحت سے قرض کی رقم کہہ کر دیتا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- ہاں بہ نیت زکوٰۃ قرض کی رقم کہہ کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال :- کسی چیز کے پارسل کے کرایہ میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب :- پارسل کے لئے رقم زکوٰۃ استعمال نہیں کی جا سکتی کیونکہ تملیک مستحق بلاعوض شرط ہے۔

سوال :- اگر زکوٰۃ کے پیسے گھر پر رکھے ہوئے ہیں۔ باہر آنے جانے میں راستے میں کوئی ضرورتمند مل گیا تو اس کو جیب سے کچھ بہ نیت زکوٰۃ دیدیں اور واپس آکر اس میں سے منہا کرلیں تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اتنی ہی رقم مال زکوٰۃ سے لے سکتا ہے۔

سوال :- زلزلہ، سیلاب، حادثات یا فسادات وغیرہ کی وجہ سے کسی کی دوکان، مکان یا کارخانہ برباد ہوگیا لیکن اس کے باوجود اس کے پاس بینک بیالنس اور دوسری جگہوں پر اس کی کچھ جائیداد وغیرہ ہے تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب :- نہیں دی جاسکتی اس لئے کہ باوجود اس قدر نقصانات کے وہ صاحبِ نصاب ہے مستحق زکوٰۃ نہیں۔

سوال :- ایسے فقیروں کو جن کا پیشہ مانگنے کا ہے اور یہ معلوم ہے کہ اکثر مالدار ہوتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب :- پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال :- یتیم ہے نابالغ ہے یا اور کوئی لڑکا ہے مفلس ہے تو کیا ایسے کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب :- ہاں اس کے لئے اس کے سرپرست یا ولی کو دینا درست ہے۔

سوال :- اگر کوئی شخص ضرورت مند ہے لیکن جسمانی لحاظ سے اچھا خاصا کام کے لائق اور محنت کرنے کے قابل ہے مگر کام نہیں کرتا کیا اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب :- ہاں زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن خود اس شخص کو اس طرح معاشرہ کے لئے یا دوسروں کے لئے بوجھ بن کر نہیں رہنا چاہئے۔

سوال :- جن مستحقینِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے مگر انکے بارے میں یقین یا غالب گمان یہ ہو کہ وہ اس رقم کو ناجائز کاموں میں خرچ کرینگے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب :- ایسے لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دینا چاہئے۔ کیوں کہ گناہ پر مدد کرنا درست نہیں۔

سوال :- اگر کوئی پیشہ ور فقیر ہے لیکن مستحق ہے یا نہیں اسکا امتیاز مشکل ہے تو کیا کرے؟

جواب :- صورت حال سے محتاج معلوم ہوں اگر چہ حقیقۃً وہ مستحق نہ ہوں تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور بعد میں اگر معلوم ہوا کہ وہ مستحق نہ تھا تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال :- غریب لڑکیوں کو اگر نقد یا کپڑا یا کھانا زکوٰۃ سے دیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب :- درست ہے۔

سوال :- اگر کوئی امام ہو مسجد کی تنخواہ سے گزارا مشکل ہو کثیر العیال ہے تو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب :- ہاں لے سکتا ہے۔

سوال :- آمدنی معقول ہو لیکن سال بھر تک اس کے پاس بقدر نصاب جمع نہیں رہتا وہ صاحبِ نصاب نہیں ہے تو؟

جواب :- ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال :- زکوٰۃ کا مال کافروں کو دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- زکوٰۃ کافروں کو نہیں دی جاسکتی۔

سوال :- زکوٰۃ کی رقم بذریعہ ڈرافٹ یا بذریعہ منی آرڈر بھیج سکتے ہی یا نہیں؟

جواب :- ڈرافٹ اور منی آرڈر کے ذریعہ رقم زکوٰۃ بھیجی جاسکتی ہے۔

سوال :- اگر منی آرڈر بھیجنے کے ذریعہ زکوٰۃ بھیجنے میں جو فیس ڈاک خانے میں ادا کرنی پڑتی ہے وہ زکوٰۃ کی رقم میں سے دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب :- منی آرڈر وغیرہ کی فیس میں زکوٰۃ وفطرہ کی رقم استعمال نہیں کی جاسکتی۔

سوال:- زکوٰۃ کی رقم سے یتیم خانے کی تعمیر ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:- زکوٰۃ کے پیسے سے یتیم خانے کی تعمیر نہیں ہوسکتی یہاں تک کہ ان کے پلنگ، بستر، فرنیچر، برتن اور اس طرح کے سامان کا اگر ان کو مالک نہیں بنایا جائے تو اس میں بھی زکوٰۃ کا مال خرچ نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں یتیموں کے کھانے پر خرچ کیا جاسکتا ہے اور وظیفہ دیا جاسکتا ہے۔

سوال:- کسی نے اپنا زیور گروی یعنی رہن رکھ کر روپئے لئے تھے کئی سال بعد روپئے ادا کر کے وہ مرہونہ چیز واپس لے لی تو گزرے ہوئے برسوں کی زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جواب:- اس ذکر کی گئی صورت میں زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے نہ رکھنے والے پر۔

سوال:- ایک شخص پر میرے کچھ روپئے قرض ہیں وہ واپس نہیں دے پا رہا ہے کیا ایسی صورت میں اسی رقم کو بمدِ زکوٰۃ شمار کرلیا جاسکتا ہے؟

جواب:- مسئولہ صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ البتہ اس کی ایک آسان صورت یہ ہے کہ جب بمدِ زکوٰۃ ادا کردینے کا خیال ہے تو مزید اتنے ہی پیسے اس کے حوالے کر کے کہئے کہ وہ اپنے سابقہ قرضہ کو ادا کردیں تو اس تدبیر سے قرض بھی ادا ہوجائے گا اور زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے گی۔

سوال:- زکوٰۃ و صدقات و خیرات جاہل فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے یا غریب عالم کو؟

جواب:- جاہل فقیر کے مقابلے پر غریب عالم اور مفلس دیندار کو دینا زیادہ افضل ہے۔

سوال:- ایک شخص زکوٰۃ کی رقم سے اسکول کا سامان خریدنا چاہتا ہے جیسے کرسیاں، میز، شطرنجیاں وغیرہ تو ایسا کرنا درست ہے؟

جواب:- درست نہیں ہے ہاں اگر کوئی مستحق شخص اس کا مالک ہوکر اپنی خوشی سے یہ سامان کرے تو درست ہے۔

سوال :- رجسٹری کے ذریعہ زکوٰۃ بھجوائی گئی لیکن وہ نہیں پہونچی تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟

جواب :- رجسٹری کے نہ ملنے کی صورت میں زکوٰۃ کی رقم پھر دینی ضروری ہے کیونکہ ڈاکخانہ مرسل کا وکیل ہے مرسل الیہ کا نہیں۔

سوال :- زکوٰۃ کی رقم دینے کے لئے علیحدہ نکال کر رکھی گئی تھی مگر ادائی سے پہلے وہ رقم کھوگئی یا چوری ہوگئی یا ضائع ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب :- زکوٰۃ کی نیت کیا ہوا، رکھا ہوا مال چوری ہو جائے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی پھر ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال :- اگر دواخانوں میں غریبوں اور غریب مریضوں کا مالکانہ حیثیت سے دوا اور میوے پھل وغیرہ دیدیئے جائیں تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب :- زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال :- دواخانوں میں رقم زکوٰۃ اور چرم قربانی کی رقم کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

جواب :- دواخانوں میں ان کا مصرف یہ ہے کہ اس رقم سے دوائیں خرید کر مساکین اور مستحقین کو مفت دی جائیں مگر اس مد سے ڈاکٹروں اور دوسرے کارکنوں کی تنخواہیں نہیں دی جاسکتیں ایسے ہی کرایہ مکان تعمیرات اور اس کے فرنیچر وغیرہ، مصارف پر زکوٰۃ چرم کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں۔

سوال :- شیعہ اور قادیانی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب :- ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کیونکہ وہ اسلام سے خارج ہیں۔

سوال:- کسی شخص کے پاس زکوٰۃ کی اچھی خاصی رقم جمع ہے اس کے حقدار کو نہ دے کر اس رقم سے کوئی پراپرٹی یا جائیداد خرید کر اس آمدنی سے دینی یا دنیوی طلبہ، یا مدارس یا مستحقین کو وظیفہ وغیرہ متعین کرنا کیسا ہے؟

جواب:- زکوٰۃ کی رقم سے آمدنی کی جائیداد فراہم کرنا جائز نہیں۔ حقداروں کو بلاعوض مالک بنانا ضروری ہے۔

سوال:- اگر کسی نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اور مر گیا تو اس کے مال سے زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:- اس مال سے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہاں اگر اس نے وصیت کی ہو تو صرف ثلث مال سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سوال:- کیا کمپنیوں کے شیرز پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:- ہاں ملوں اور کمپنیوں کے شیرز پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال:- شیرز کی کونسی قیمت کا اعتبار ہوگا؟

جواب:- سال کے ختم ہونے پر شیرز کی موجودہ قیمت کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال:- سادات کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- سادات کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگر ضرورت ہو اور سید ضرورت مند ہو تو زکوٰۃ کے علاوہ مال سے مدد کرنا چاہئے۔

سوال:- نابالغ کے مال پر زکوٰۃ فرض یا نہیں؟

جواب:- نابالغ کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

سوال:- بینک میں رقم رکھی ہوئی ہے ایک برس اس پر گزر گیا تو زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر صاحبِ نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- شیرز پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ ہے تو اصل رقم پر ہے یا منافع پر ہے یا دونوں پر؟

جواب:- اگر کمپنی تجارت کرتی ہے مثلاً کپڑا، لوہا، سامان مشنری وغیرہ فروخت کرتی ہے۔ سمنٹ بیچتی ہے یا الکٹرک کمپنی بجلی سپلائی کرتی ہے تو شیرز کی اصل رقم بھی اور منافع دونوں پر زکوٰۃ ہے۔

اگر کمپنی تجارت نہیں کرتی صرف کرایہ وصول کیا جاتا ہے تو اس کے منافع پر زکوٰۃ ہے اصل رقم پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال:- سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینا پڑے کس قیمت کا اعتبار ہوگا۔

جواب:- سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی مثلاً ابتداء سال میں شیرز کی قیمت دو ہزار تھی اور ختم سال پر ڈھائی ہزار ہو جائے تو ڈھائی ہزار کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال:- چاندی اور سونا ڈلے ہوں دام یا کسی بھی صورت میں ڈھلے ہوں کیا حکم ہے۔

جواب:- اگر چاندی اور سونا اگر ڈلے ہوں (۲) یا سکّے ہوں (۳) یا زیور ہوں (۴) یا تلوار کی میان ہو یا کمر بند ہو یا سواری کی لگام ہو یا زین ہو بطور زینت لگائے گئے ہوں۔ یا اور کسی صورت میں ڈھلے ہوں سچا گٹہ، ٹھپہ، بٹن، انگوٹھیاں وغیرہ ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- اگر کوئی شخص سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نکالنا چاہے تو نکال سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- ہاں اگر کوئی سال پورا ہونے سے قبل پیشگی ہی زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہے تو نکال سکتا ہے۔

سوال:- زکوٰۃ کی رقم ضرورۃً ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:- منتقل کی جاسکتی ہے؟

سوال:- زکوٰۃ کی رقم بہ نیت زکوٰۃ، ہدیہ، تحفہ، عیدی، انعام وغیرہ کے نام سے دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:- دے سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال:- غصب اور رشوت کے مال پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جواب:- وہ سب کا سب مال خیرات کردینا واجب ہے۔

سوال:- سیونگ بینک سے جو سود وصول ہوا اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جواب:- اس میں زکوٰۃ کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری رقم صدقہ کردینا واجب ہے۔

سوال:- ایک شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے مگر غیرت مند ہے تو زکوٰۃ کی رقم کسطرح ادا کرے؟

جواب:- ایک صورت یہ ہے کہ یہ کہے کہ یہ رقم آپ کو بطور قرض دی جارہی ہے بعد میں حسب سہولت ادا کردینا۔ ساتھ ہی زکوٰۃ کی نیت کرلے اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

سوال:- ایک شخص قرض باقی تھا وہ بالاقساط قرض ادا کررہا ہے اس رقم پر زکوٰۃ کسطرح؟

جواب:- ایک دفعہ پورے مال کی زکوٰۃ دے تو بھی ادا ہو جائے گی یا جیسے جیسے رقم وصول ہو رہی ہے ویسے ویسے اتنی اتنی رقم کی زکوٰۃ نکالے یہ بھی درست ہے۔

سوال:- جو پلاٹ رہائشی مکان کے لئے خرید اگیا ہو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب:- ایسے پلاٹ پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال:- اگر زمین، مکان اور پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کیا جائے تو؟

جواب:- اس کی حیثیت تجارتی مال کی ہو جائے گی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- کیا ایسی صورت میں ایک سال زکوٰۃ دیدینے سے چھٹی مل جاتی ہے یا ہر سال دینا پڑتا ہے؟

جواب:- ہر سال جتنی ان چیزوں کی قیمت ہو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔

سوال:- اگر کوئی شخص اس خیال سے روپیہ جمع کرتا ہے کہ بوڑھے ہونے کے بعد خرچ کریں گے کیا اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:- ہاں اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- اگر کوئی شخص لڑکی کی شادی کے عنوان سے پیسہ جمع کر رکھا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:- اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- اگر کوئی اس لئے پیسہ رکھتا ہے کہ اس سے تجارت کرے گا یا پختہ مکان بنائے گا کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب:- ہاں ایسے شخص پر اور اس مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- کسی کے پاس بہت سا پیسہ ہے لیکن اس سے عیش و آرام کی چیزیں خریدنے کا ارادہ ہے؟

جواب:- ہاں اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال:-عورتوں کے کپڑوں پر چاندی یا سونے کے لچھے لگے ہوئے ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب:-اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- چاندی کی کوئی شکل پر زکوٰۃ واجب ہے یا وہ کسی بھی حالت میں ہو تو واجب ہوتی ہے؟

جواب:- چاندی چاہے سکّہ کی شکل میں ہو یا زیور کی شکل میں ہو یا پازیب کی شکل میں ہو یا تلوار کی شکل میں ہو یا میان کی شکل میں ہو یا کڑوں کی شکل میں ہو یا سواری کی لگام کی شکل میں ہو یا کسی برتن وغیرہ کی شکل میں ہو ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال:- پراویڈنٹ فنڈ کے نام پر ملنے والی رقم پر زکوٰۃ؟

جواب:- پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے جو پیسے جبراً ولازماً کٹتے ہیں اور اس پر جو رقم مزید ملتی ہے یہ سب سرکاری انعام ہے اس پر زکوٰۃ کا مسئلہ ملنے اور قبضہ میں آنے کے بعد جاری ہوگا ملنے سے پہلے نہیں البتہ جو رقم ماہانہ جمع کرنے کی آپ نے اپنی مرضی سے منظوری دی ہے اس میں زکوٰۃ کا حکم جاری ہوگا اگرچہ آپ کے قبضہ میں نہیں۔ جس طرح ہم کسی کو اپنی مرضی سے قرض دیتے ہیں اس پر بھی ہمارا قبضہ نہیں ہوتا مگر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی طرح وہ رقم جو ہم نے کسی کے پاس امانت رکھی ہے یا اس پر بھی ہمارا قبضہ نہیں مگر وہ ہماری ملک ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس طرح صورت مذکورہ میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اس پر سود کے نام سے جو رقم ملے گی وہ سود ہوگی یا تو بالکل نہ لیں یا لے کر کسی غریب کے حوالے کر دیں۔

سوال:- کسی غیر مستحق کو زکوٰۃ کی رقم دیدی گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب:- تحفہ سمجھ کر لی بعد میں خیال ہوا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہوگی تو جس نے زکوٰۃ کی رقم لی ہے اس کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ یہ کہہ کر واپس کردے کہ میں مستحق زکوٰۃ نہیں ہوں۔

اگر واپسی ممکن نہ ہو یا تحقیق دشوار ہو مگر ظن غالب ہے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو کسی دوسرے مستحق کو صدقہ دیدے۔

سوال:- کسی مقام پر کوئی کمیٹی ہے۔ کمیٹی کے ارکان زکوٰۃ کی رقم جمع کرتے ہیں اور جمع شدہ رقم میں سے غرباء کو غیر سودی قرض دیتے ہیں تاکہ وہ چھوٹا موٹا کاروبار کرسکیں اور قرض دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر رہے گی تو کیا ایسا کرنا درست ہے۔

جواب:- یہ طریقہ صحیح نہیں قابل ترک ہے جن لوگوں کی رقمیں ہیں ان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور کمیٹی کے ممبر اس کے ذمہ دار ہوں گے زکوٰۃ کی رقم مستحقین میں جلد از جلد تقسیم کردی جائے تاکہ ان لوگوں کی زکوٰۃ ادا ہوجائے۔ قرض دینے کے لئے ایک دوسری رقم کا انتظام کیا جائے۔

سوال:- آج کل تملیک کا حیلہ استعمال کرکے دیگر مصارف میں زکوٰۃ خرچ کی جارہی ہے کیا حکم ہے؟

جواب:- تملیک کے لئے ظاہری ردوبدل کافی نہیں۔ حقیقۃً تملیک شرط ہے۔ نیت اور طریقہ کا درست ہو جس کو مالک بنایا جارہا ہے۔ وہ لے لے واپس نہ کرے تو ناراض نہ ہو اور وہ بہ خوشی کار خیر میں خرچ کرے تو شدید ضرورت کے مواقع اور مجبوری کی صورت میں زکوٰۃ میں حیلہ کرکے غیر مصرف میں دے سکتا ہے۔

سوال:- بکریاں، بھیڑ اور دنبوں کا نصاب کیا ہے؟

جواب:- ۴۰ ہو تو ایک بکری ☆ ۱۲۱ ہوں تو دو بکریاں ☆ ۲۰۱ ہوں تو ۳ بکریاں ☆ ۴۰۰ ہوں تو ۴ بکریاں یا ان کی قیمت ادا کی جائے۔

سوال:- گائے، بیل، بھینس کا نصاب کیا ہے؟

جواب:- ۳۰ ہوں تو ایک سالہ بچھڑا ☆ ۴۰ ہوں تو ۲ سالہ بچھڑا ☆ ۶۰ ہوں تو ایک سال کے دو بچھڑے ☆ ۷۰ ہوں تو ایک ایکسالہ بچھڑا ہو اور ایک دو سالہ ☆ ۸۰ ہوں تو دو سال کے دو بچھڑے یا ان کی قیمت ادا کی جانی چاہیئے۔

۳۰ اور ۴۰ کو معیار بنایا جائے دہائیوں کی درمیانی تعداد پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال:- اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

جواب:- ۵ اونٹ ہوں تو ایک بکری، ۱۰ اونٹ ہوں تو دو بکریاں ☆ ۱۵ اونٹ ہوں تو ۳ بکریاں ☆ ۲۰ اونٹ ہوں تو ۴ بکریاں ☆ ۲۵ اونٹ ہوں تو اونٹ کا ایک سالہ بچہ ☆ ۳۶ اونٹ ہوں تو اونٹ کے ۲ سالہ دو بچے ☆ ۴۶ اونٹ ہوں تو اونٹ کا ۳ سالہ بچہ ☆ ۶۱ اونٹ ہوں تو اونٹ کا ۴ سالہ بچہ ☆ ۷۶ میں دو سال کے دو ☆ ۹۱ میں تین تین سال کے ۲۔

سوال:- کیا مسلمانوں پر ان کی اپنی زمینوں کی پیداوار پر عشر کا حکم ہے۔

جواب:- ہاں ان کی اپنی زمینوں میں جب بھی پیداوار ہو اور جتنی بھی پیداوار ہو عشر دینا چاہیئے۔

سوال:- زمین کی پیداوار میں کونسی چیز شامل ہے۔

جواب:- زمین کی پیداوار میں ہر وہ چیز شامل ہے جو زمین سے اُگتی ہے اور اس سے آدمی فائدہ اٹھاتا ہے۔

سوال:-عشر کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- زمین سے نکلنے والی پیداوار چاہے وہ غلہ ہو یا پھل یا میوے یا ترکاریاں اور دیگر کھیتیاں اس پیداوار میں سے دسواں حصہ نکالا جاتا ہے اسے عشر نکالنا کہتے ہیں۔

سوال:-کیا کسی خاص قسم کے غلہ پر عشر ہے یا ہر قسم کے غلہ پر؟

جواب:-ہر قسم کا غلّہ جیسے جو، گیہوں، چنا، مٹر، تور، ارہر، باجرہ، جوار، چاول وغیرہ۔

سوال:-کیا خاص قسم کے پھلوں پر عشر دینا ضروری ہے یا ہر قسم کے پھلوں پر؟

جواب:- ہر قسم کے پھل مثلاً آم، جام، موسمی، سنترے، بیر، سیب، ناسپاتی، انار، ناریل، کھجور، انگور وغیرہ۔

سوال:-کس قسم کے میوؤں پر عشر ہے؟

جواب:-ہر قسم کے میوے چاہے وہ تر ہوں یا خشک جیسے بادام، کشمکش، منقیٰ، گری، اخروٹ، چرونجی وغیرہ۔

سوال:-کیا ترکاریوں میں بھی عشر نکالنا چاہئے؟

جواب:-ہاں ہر قسم کی ترکاریوں پر عشر نکالنا چاہئے مثلاً ککڑی، خربوزہ، تربوزہ، لوکی، آلو، بیگن، ٹماٹر اور ہر قسم کی ساگ بھاجیوں میں عشر دینا ضروری ہے۔

سوال:-کیا گنّا اور کپاس وغیرہ پر بھی عشر نکالنا ضروری ہے؟

جواب:-ہاں ہر قسم کی کھیتیاں اور ہر قسم کی چیزیں چاہے وہ شیریں ہوں جیسے گنّا وغیرہ چاہیں وہ ترش ہوں جیسے املی وغیرہ، چاہے وہ پھیکی ہوں یا کڑوی۔ ہر قسم کی پیداوار پر عشر نکالنا لازمی ہے۔

سوال:- یہ جو عشر کا لفظ استعمال ہو رہا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- زمین کی ساری پیداوار کا عشر یعنی دسواں حصہ دینا پڑتا ہے مثلاً دس تھیلوں سے ایک تھیلہ دس من میں سے ایک من، دس کیلو میں سے ایک کیلو۔

سوال:- کیا پیداوار میں ہمیشہ دسواں حصہ ہی نکالنا پڑتا ہے یا حصہ کی کوئی اور تقسیم ہے؟

جواب:- ہاں تھوڑا سا فرق ہے اور عموماً چند باتیں پیش آ جاتی ہیں اس لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ پیداوار سینچائی کے ذریعہ ہوئی ہو۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ بارش کے پانی سے کھیتی اُگائی گئی ہو۔

سوال:- بارش کے پانی سے سیرابی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر پیداوار بارش کے پانی سے ہو یا تالاب، پوکھرے، چشمے، ندی وغیرہ سے کاٹ کر کھیت میں پہونچا دیا جائے تو دسواں حصہ دینا ہوگا یعنی اس کے دس حصے کر کے ایک حصہ۔

سوال:- بارش کے پانی سے نہیں بلکہ کسی اور ذریعہ سے موٹ، موٹر وغیرہ کے ذریعہ کھیت کی سینچائی کی گئی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر کھیت کو کنویں سے سینچا گیا ہو یا رہٹ چلایا گیا ہو یا ٹیوب ویل کے ذریعہ سیراب کیا گیا ہو یا نہر سے قیمتاً پانی لے کر کھیت یا باغ کی سینچائی کی گئی ہو تو اس سے نکلنے والی پیداوار کا بیسواں حصہ دینا ضروری ہے جیسے ۲۰ من میں ایک من یا بیس کیلو میں ایک کیلو وغیرہ۔

سوال:- بہت سی مرتبہ ایسا ہوتا ہے دونوں صورتیں جمع ہو جاتی ہیں تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب:- جہاں بارش کے پانی سے بھی فائدہ ہوا ہو اور بیان کردہ دیگر ذرائع

سے بھی باغ اور کھیت کو سینچا گیا ہو تو دیکھئے اگر زیادہ تر بارش کے پانی سے فائدہ اٹھایا گیا ہو تو پیداوار کا دسواں حصہ دینا ضروری ہے۔ اور اگر بارش کا پانی کم ہو اور زیادہ حصہ دیگر ذرائع سے سینچائی کی گئی ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ دینا لازم ہے۔

اگر کوئی شخص کھیتی باڑی کر سکتا تھا یا کرا سکتا تھا لیکن اس نے قصداً زمین کو یونہی ڈالے رکھا تو اس کو بھی اندازے سے عشر ادا کرنا ہوگا۔

اگر کوئی شخص فصل کاٹنے یا باغ کے پھل توڑنے سے پہلے اسے بیچ دیا اگر فصل پکنے سے قبل بیچا تو عشر خریدار پر ہوگا اور اگر فصل یا پھل پکنے کے بعد بیچا تو عشر بیچنے والے پر ہوگا۔

سوال:- اگر پہاڑ یا جنگل میں شہد نکلا تو؟

جواب:- اس کا بھی وہی حکم ہے اس میں بھی صدقہ واجب مذکورہ دینا پڑے گا۔

سوال:- اگر کھیت رہن ہو یا بٹائی پر ہو یا ٹھیکہ پر ہو تو؟

جواب:- اگر کھیت ٹھیکے پر ہو چاہے نقدی پر ہو یا غلہ پر تو اس کا دسواں یا بیسواں حصہ کسان کے ذمے ہوگا۔

☆ اور اگر کھیت بٹائی پر ہو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا صدقہ واجبہ ادا کریں گے۔

نوٹ:- بقدر ضرورت عموماً پیش آنے والے چند احکام اور مسائل لکھے گئے ہیں۔ باقی دیگر اور تفصیلی یا تشنہ مسائل کے لئے دینی اداروں یا مفتیان کرام سے رجوع فرمائیے۔

☆☆☆

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

Khateeb Masjid-e-Alamgeeri, ITI, Mallepally, Hyderabad.

H.No. 19-4-281/A/39/1, P.O. Falaknuma, Nawab Saab Kunta,
Near Shaheen Colony, Hyderabad-53, A.P. INDIA.

Phone: +91 040 24474680